بعون زبان کشای صنان زمان و نطق افزای مبتدیان جہان

مولفہ جناب سپہدار خانصاحب جمعدار

دیوان سگین

ملازم سیٹھ لکھمی چند صاحب راو بہادر

در مطبع جوہر ہند دہلی محلہ پیپل مہادیو باہتمام نراین جی بحلیہ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمنے آکر جہان مین کیا دیکھا
اوسکی قدرت کو جابجا دیکھا

اور دیکھا تو ہمنے کیا دیکھا
ہر طرف جلوہ خدا دیکھا

جس گھڑی آپ کو فنا دیکھا
اوس گھڑی خاص مدعا دیکھا

نفی اثبات کو کیا قایم
آپ سے پھر نہ حق جدا دیکھا

ذات پاک جناب احمد کو
مظہر نور کبریا دیکھا

ڈر نہین نار کا مجھے ہرگز
مینے حیدر سا پیشوا دیکھا

کوئی فارغ نہین ہے دنیا مین
سبھی کو اسمین مبتلا دیکھا

جو کہ بیہوش ہوکے بیٹھہ رہے
اونکو ہشیار و باخدا دیکھا

اے تصور مین تجھہ پہ ہون قربان
اپنے سینہ مین دلربا دیکھا

کفر و اسلام ہوگئے واضح
زلف و رخ جبکہ یار کا دیکھا

چین دلکو نہین ہے اے بیگن
جب سے وہ روے پر ضیا دیکھا

مٹا دیجے میرے دلسے نشان دنیا کی الفت کا
پلا دیجے پیالا یا نبی اپنی محبت کا

پڑھا کرتا ہون مین صلی علی ذرات حضرت پر
یہی ہے توشہ عقبیٰ فقط مجھ بے بضاعت کا

وہ سایہ تھا خدا کا ورنہ تھا اوس جسم گلستان
رہا کرتا تھا سایہ سر پر اوسکے ابر رحمت کا

مسلمان ہو گیا سارا جہان مشرق سے مغرب تک
اثر تھا حضرت خیر البشر کی یہہ ہدایت کا

نہین ہے آرزو بیگن کی تجھہ سے اور کچھہ یارب
تمنا ہے یہی دل مین کہ روضہ دیکھون حضرت کا

قربان ہون مین اپنے غفور رحیم کا
عاشق کیا ہے مجکو رسول کریم کا

اوس سے نہ یہہ جدا ہے نہ وہ اوس سے ہے جدا
احد احمد مین فرق ہے بس ایک میم کا

تعریف کی خدا نے خود اپنے کلام مین
جو رتبہ آپکا ہے کہان ہے کلیم کا

ذرات دل سے نام نبی کا لیا کرے
خواہان جو حشر مین ہو ثواب عظیم کا

بیگن مجھے ہے روز قیامت کا خوف کیا
عاشق ہون جان و دل سے رسول کریم کا

مین مصیبت کا ہون مارا یا محمد مصطفے
کیجئے رحمت کا اشارا یا محمد مصطفے

آپکے مرکب کی پکڑ لے جاؤن محشر مین رکاب
یہہ ملے خدمت خدارا یا محمد مصطفے

تشنہ لب ہون آپکے صدقے سے ملجائے مجھے
حوض کوثر کا کنارا یا محمد مصطفے

کام ہے مجکو نہ حورون سے نہ جنت سے غرض
قرب ہو مجکو تمہارا یا محمد مصطفے

گو گنہگار مین ہون پر خوف محشر کچھہ نہین
نام لیتا ہون تمہارا یا محمد مصطفے

لب پہ میری جان ہو اور ورد کلمہ کا رہے
آپ کا ہووے سہارا یا محمد مصطفے

آج کل بیگن نہایت بے سر و سامان ہے
تمکو گھبرا کر پکارا یا محمد مصطفے

قدرت سے عجب نور کی تصویر کی پیدا
کیا خاک تھی جس خاک کی اکسیر کی پیدا

مسجود ملایک کیا اللہ نے دیکھو
اس خاک کے پتلے کی یہ توقیر کی پیدا

کیون بھول گیا اصل تری سوچ تو کیا ہے — گل بنگیا تو گل نے یہہ تاثیر کی پیدا
جو عارف کامل ہین وہ کرتے ہین قناعت — کیون تو نے دلا عقل سے تدبیر کی پیدا
منصور سر دار یہ بولے تہی انا الحق — خالق نے عجب عشق کی تاثیر کی پیدا
الفت مین کیا ہستی ہے بود کو فانی — ہمنے یہہ عجب وصل کی ہم ہیر کی پیدا

بیگن کو تمنا یہی رہتی ہے شب و روز
الفت ہو اوسے حضرت شبیر کی پیدا

علی مشکلکشا ہے نام حضرت کے برادر کا — ہمارا وہ وسیلہ ہے وسیلہ ہے جو قنبر کا
جہان مین کیون نہو مشہور یارو زور حیدر کا — کہ توڑا ایک ہی حملہ مین دروازہ ہی خیبر کا
نروکیگا نروکیگا کوئی جنت کے جانے سے — چلا جائیگا سیدہا نام جو لیگا پیمبر کا
میرے دل مین یہی ہے آرزو جاکر مدینہ مین — فدا ہو جاؤن جا اے دیکھکر روضہ پیمبر کا
وہ بیشک جنتی ہوگا بچیگا نار دوزخ سے — پڑہیگا صدق دل سے جو کوئی کلمہ پیمبر کا
خدا کو جانا کیا تہا اونہون نے بہید بتلایا — میری گردن پہ ہے احسان اس عالم کے رہبر کا
نبی جب عرش پر پہونچے فرشتے اردلی مین تہے — ملایک کا ہے کیا رتبہ جو رتبہ ہے پیمبر کا
فرشتو مکے جہان جلتے تہے پر پہونچی نبی کو سجا — ملائک کا ہے کیا رتبہ جو رتبہ ہے پیغمبر کا

مجہے کہٹکا نہین ہے روز محشر کا ذرا بیگن
میرا حامی ہے مولا اور بہروسا ہے پیمبر کا

باطن کو اپنے چاہئے ہر بار دیکہنا — اور دل کے آئینہ مین رخ یار دیکہنا
ہر شے مین ہر جگہہ مین اوسی کا ظہور ہے — جلوہ اوسیکا کوچہ و بازار دیکہنا
منزل کڑی ہے عشق کی آسان نہ جان تو — اسمین قدم جو رکہنا ہے ہشیار دیکہنا
مین دیکہتا رہا میرے پہلو سے اوٹہگیا — کیا کر گیا ستم وہ جفا کار دیکہنا
عیسی سے میرے جا کے کہے کوئی حال زار — تڑپے ہے تیری چشم کا بیمار دیکہنا

مین آپکا کہاتا ہون لیجو میری خبر … میری طرف بہی سید ابرار دیکہنا

لاغر بہی ہون ضعیف ہون بیگن ہون گن نہین
یہہ حال میرا حیدر کرار دیکہنا

کیا کہون کس سے کہون حال پریشانی کا … عمر کہوئی نہ لگا کچہہ بہی پتا جامی کا
دل کے آئینہ مین صورت جو کہائی اوسنے … دیکہکر اوسکو عجب حال ہے حیرانی کا
شہر مین ہی ہے وحشت سے کہون کیا مجنون … مجکو آبادی مین لطف آتا ہے ویرانی کا
فرقت یار مین اب چین نہین ہے مجکو … ہوش کہانے کا نہین ہے نہ مجہے پانی کا

کچہہ نہین ہوتا ہے تدبیر سے حاصل بیگن
سچ ہے پیش آتا ہے لکہا ہوا پیشانی کا

یہ میرا شیشۂ دل چور ہوا خوب ہوا … اوسکی تلوار سے سر دور ہوا خوب ہوا
تیغ ابرو کی صفائی کا بیان کیا مین کرون … آپ کا وار یہہ بہرپور ہوا خوب ہوا
تیر مژگان کا کہٹکتا ہے میرے پہلو مین … دل میرا درد سے معمور ہوا خوب ہوا
مین نشانہ ہوا تک تک کے لگاے یہ تیر … دل مین روزن ہوا رنجور ہوا خوب ہوا
ہوگیا زیر و زبر ارض و سما دم بہر مین … نالۂ زار میرا صور ہوا خوب ہوا
قتل کرکے جو مجہے ہنستے ہو تم اے صاحب … یہہ نیا آپکا دستور ہوا خوب ہوا

ہیجے اس قالب خاکی مین جو دیکہا بیگن
باطن اس دید سے پر نور ہوا خوب ہوا

مین تو غلام چشت کے ہون خاندان کا … مجہکو نشان ملگیا ہے بے نشان کا
ہے نام چشت ورد ہماری زبان کا … مقبول حق غلام ہے اس خاندان کا
رکہا ہے جیسے عشق کے کوچہ مین آ قدم … نام اور نشان ہی نہین نام و نشان کا
ادراک اوسکی ذات کا کب بہید پاسکے … اوسجا پہ دخل بہی نہین وہم و گمان کا

کب خاندان چشت کی تعریف ہو سکے
کتا بھی شیر ہوتا ہے اس خاندان کا

اسرار کھلگیا مجھے رندون مین بیٹھ بیٹھ
اب لگ گیا ہے مجکو پتہ لامکان کا

جسنے لیا ہے صدق سے نام معین دین
فیضان جاری ہوگیا اوس اوسکی زبان کا

فانی ہوا ہے ملا ہے عشق حقیقی مین جو کوئی
بیگن اوسے ملا ہے مزہ دو جہان کا

اوس بت پیمان شکن کا قلب پتھر ہوگیا
سوچتے ہی سوچتے پیچ لین ششدر ہوگیا

مہربانی کی نگہ سے پاس بٹھلایا مجھے
اوج پر طالع ہوا سیدہا مقدر ہوگیا

روزن دیوار مین بس ٹکٹکی باندھے رہا
دیکھتے ہی وہ میرے پردہ کے اندر ہوگیا

صورت سیماب کا مضمون ہے دیدار چشم
بیقرار ایسا ہوا مرنے سے بدتر ہوگیا

صورت سیماب کسکے حسن سے ہے بیقرار
ای دل بیتاب کیا دیکھا جو مضطر ہوگیا

یار کے گھر جانے کی دھن ہے دل بیتاب کو
کیون نہین سنتا میرے کیسا یہ ابتر ہوگیا

شعر کے فن کو نہایت چاہئے ہے عقل و علم
بیگن اس دریا کا تو کیونکر شناور ہوگیا

گو نہ بولے موہنہ سے آنکھون مین اشارا ہوگیا
وصل کا اوس ماہرو سے کچھ سہارا ہوگیا

کیا بیان کیجئے کہ کیسا رنج دامنگیر ہے
چاک چاک الفت مین اوسکے دل ہمارا ہوگیا

ناصحا کرتا ہے کیون مجکو نصیحت بار بار
زخم تازہ پھر میرے دل کا دوبارا ہوگیا

ڈھونڈتا پھرتا تھا جسکو عشق کی امداد سے
رفتہ رفتہ اوسکے کوچہ مین گذارا ہوگیا

وہ چلا آتا ہے دلبر کر گیا نالہ اثر
لو میان بیگن بھلا مطلب تمہارا ہوگیا

ساقی نے مجکو جام فنا کا پلا دیا
جب بیخودی ہوئی تو خودی کو مٹا دیا

حیرت کی جا ہے کیا مین کہون اپنی سرگذشت
مرنے سے پہلے مرنیکا کوچہ جھکا دیا

دیکھا جو غور سے تو نہیں غیر کا وجود — اک حرف تھا دوئی کا جو دل سے بھلا دیا
کیونکر رہے نہ سامنے تصویر یار کی — پردہ جو درمیان مین پڑا تھا اوٹھا دیا

بیکس فنا کی راہ پہ قایم رہا مدام
وحدت کا رہنما نے جو رستہ بتا دیا

جب گم کیا اپنے تئین دلدار کو پایا — بیخود ہوا جو مین بخدا یار کو پایا
تاثیر عجب ہے مئی عشق مین دیکھی — بیہوش ہوا محرم اسرار کو پایا
مسجد سے نکچھ کام نہ بتخانے سی ہمکو — اس قالب خاکی ہے مین دیدار کو پایا
کی فکر تو تصویر مین تصویر کو دیکھا — اس آئینہ مین عکس رخ یار کو دیکھلایا

از بسکہ خطا وار وگنہ گار ہے بیکس
بخشش کے لئے احمد مختار کو پایا

پیکر شراب شوق کو بیہوش ہوگیا — مین جستجوی یار مین ہستی سے کھو گیا
جیتا رہا فنا ہوا بعد مرگ بھی — جیتے جی اس جہان سے جو ہاتھ دہو گیا
صورت نہیں دکھاتا کبھی خواب مین بھی یار — کیا اندنون مین آہ میرا بخت سو گیا
کسطرح سے حقیقت ملک عدم کھلے — اوسکی خبر نکچھ ملی دنیا سے جو گیا

ہمنام حق کا کوئی علی کے سوا نہین
بیکس علی کے نام پہ قربان ہوگیا

کیا بھروسا ہے زندگانے کا ہا ہا — یہہ تو پتلا ہے خاک پانی کا
ارنی جب کہا تو موسیٰ نے — سن لیا لفظ لن ترانے کا
یار کے پاس لے چل اے ہمدم — روز ہے مجھہ پہ ناتوانے کا
مجکو لبریز کر کے دے ساقی — جام صہبائے ارغوانی کا
حشر کا خوف کیا ہے بیکس — ہے فدا فاطمہ کے جانے کا

درد ہے یار کی جدائی کا ۔ یہہ نتیجہ ہے آشنائی کا
ہمنشین ہمنے ڈہنگ ڈالا ہے ۔ کوچہ یار کی گدائی کا
منہ پہ آئینہ خاک ملتا ہے ۔ دیکہہ چہرہ تیرا صفائی کا
لطف کا وقت کونسا ٹھیرا ۔ رات جہگڑے کی دن لڑائی کا
پاس آنا تو جہر کہان دنیا ۔ یہہ رویہ ہے بیوفائی کا

یاد بیگن کو ہو تیری جسدم
وقت روح کی جدائی کا

عشق جب پیدا ہوا یکبارگی گہبرا دیا ۔ دلکو میرے صاف کرکے آئینہ دکہلا دیا
عشوق کے قربان ہون کہ مجہے اوسنے فنا ۔ نور حق کا سامنے چارون طرف چمکا دیا
راہ زن ہوش و خرد تہی میری راہ عشق مین ۔ بیخودی نے کوچہ جانان تلک پہونچا دیا
آکے جوش عشق مین مجبور ہوکر بول اوٹہا ۔ کیا خطا منصور نے کی دار پر رکہوا دیا

مین علی شیر خدا بیگن تو ہوا اوپر فدا
میرے مرشد رہنما ہادی نے یہ فرما دیا

اے جان میرے دلکا دکہانا نہین اچہا ۔ مین درد رسیدہ ہون ستانا نہین اچہا
مت ہو نمک افشان دل افگار میرے ۔ زخمون پہ میرے زخم لگانا نہین اچہا
کرتے ہو ستم ہمپہ رقیبون سے محبت ۔ ہم جان گئے دلکا لگانا نہین اچہا
تہا صبح کو یہ وعدہ کہ ہم شب کو ملین گے ۔ سو اب تلک آتے ہو بہانا نہین اچہا

فرقت مین تڑپتا ہے پڑا ہای یہ بیگن
دل لیکے صنم راہ بتانا نہین اچہا

مریض ہجر کو صورت دکہا دیتی تو کیا ہوتا ۔ تمہارا کیا بگڑتا دہ ابہی چنگا بہلا ہوتا
نہین اک لحظہ مجکو چین اوسکی رنج فرقت مین ۔ الم سب دور ہو جاتے جو دلبر سے ملا ہوتا

تڑپنا کیسا اوسکو ہوش تک باقی نہین رہتا
محبت مین جو مرتا ہے دوبارہ پہر نہین مرتا
شب ہجران مین کاہیکو تڑپتا یہ دل بسمل
کٹی ہے رات دن مشکل سے اسکی ہجر مین تا تو
جو اختر یاوری کرتا جو قسمت زور پر ہوتے
دلونکا زنگ چہٹتا ہے بزرگون کی عنایت سے

جو کوئی الفت جانا نہین ہے یار رفنا ہوتا
بقا ہوتا ہے وہ ہی جو کہ اول ہے فنا ہوتا
گذرتی لطف سی شب باش گر وہ دلربا ہوتا
سوا غم کے نہین کوئی بہی میرا آشنا ہوتا
مین صدقے دلکو کردیتا مین دلبر پر فدا ہوتا
نظر مرشد کی پڑجاتی تو حاصل مدعا ہوتا

تو آیا کس لئے یہان کیا کیا تو نے ای بیکین
غلام مرتضےٰ ہوتا غلام مصطفےٰ ہوتا

جس نے خودی کو دور کیا وہ رسا ہوا
غنچہ کیطرح تنگ تہا دل مثل گل کہلا
ای ہمدمو مین صورت تصویر ہو گیا
دیکھی ہے مین نے خواب مین تصویر یار کی
بیخود ہوا ہون جب سے غم عشق یار مین
پہونچا نہین ہے منزل مقصود کو کوئی

ہستی کو اپنے بہول گیا پارسا ہوا
اوس گل بدن کا دیکہا جو چہرہ کہلا ہوا
دیکہا جو اوسکے چہرہ کا نقشہ کہلا ہوا
ہے دلمین میرے نقش کا نقشا جما ہوا
کہتے ہین مجہسے لوگ میان تمکو کیا ہوا
پہرتا ہے اوسکے غم مین زمانہ پہنسا ہوا

بیکین کو تیرے پند و نصیحت سے سود کیا
چہٹتا ہے دل چہوٹا نے سے ناصح لگا ہوا

عاشق ہو دفن کوچہ جانان کے عنقریب
جانا ہے جس مکان کو منزل وہ دور ہے
اوس شمع رو کو کب سے نہین مین نے دیکہا آہ
روتا ہون یا اوسکے ہجر مین ہو ٹوٹنا آیا دم
لشدا اب نہ ہاتہ کو فصاد روکنا

بلبل کا آشیان ہو گلستان کے عنقریب
پہونچا ابہی نہ طفل دبستان کے عنقریب
اوٹہتے ہین شعلہ میرے دل و جان کے عنقریب
اے یار اب تو لیچلو جانان کے عنقریب
نشتر پہونچگیا ہے رگ جان کے عنقریب

اے یارو یاد رکھنا میرا آخری سخن / دفنانا مجکو اوس کے شبستان کے عنقریب

سچ جانیو بس آدمی صحبت سے بنتا ہے / حیوان ہو وہ جو نہ ہوا نسان کے عنقریب

بلبل نے وقت مرگ کے صیاد سے کہا / ہو قبر میری صحن گلستان کے عنقریب

رتبہ بلند امت ختم الرسل کا ہے / پہونچے ولی ہین تخت سلیمان کے عنقریب

بیگن یقین ہے حیدر کرار سے مجھے / پہونچائین گے وہ گنج شہیدان کے عنقریب

نکلا وہ ماہرو مکان سے اب / مہر گم ہوگا آسمان سے اب

منتین مدتون سے کرتا ہون / کچھ تو فرمائے زبان سے اب

اوسکی محفل مین مین جو جا بیٹھا / بولے اوٹھ جائے یہان سے اب

دم آخر تو شکل دکھلا دو / کوچ ہے اپنا اس جہان سے اب

کام دنیا سے کچھ نہین **بیگن** ہاہا / بیٹھے مونھہ موڑ کر جہان سے اب

تم دیتے تھے غیرون مین جو دشنام محبت / ہم مرتے ہین غیرت سے بد انجام محبت

معلوم نہین ہے اوسے سکھایا ہے کسنے / تو ہم تو رہے جاتے ہین ناکام محبت

تمنے تو کبھی پرچۂ قرطاس نہ بھیجا / ہم بھیجتے رہتے ہین ارقام محبت

دم آگیا ہے لب پہ غم عشق سے اپنا / لیتے نہ کبھی بھول کے ہم نام محبت

اوس بت نے ہمین ملت و مذہب سے چھوڑایا / ہم دیکھتے ہی اوس کے ہوئی دام محبت

اوس زلف مسلسل مین جو اولجھا نہین سلجھا / ایسا ہی بلا خیز ہے یہ دام محبت

قاصد سے میرا حال وہ بدخو نہین سنتا / ہے فعل عبث بھیجنا پیغام محبت

رہتا ہے خیال رخ و گیسو مجھے ہر دم / وہ صبح محبت ہے تو شام محبت

بیگن نکرو عمر تلف شعر و سخن مین / بس یاد خدا مین ہے سر انجام محبت

لب دلدار پہ ہردم رہے انکار کی بات
حیف صد حیف نکی ہمسے کبھی پیار کی بات

تلخ ہوجائے مزہ شہد کا حسرت سے ابھی
گر سناؤن تیری شیرینی گفتار کی بات

ابتو باتو نہین اوڑاتا ہے وہ عیار ہین
دلمین کچھہ کارگر ایسی ہوئی اغیار کی بات

سیکڑون ظلم سہے اور نکیا اوسکا گلا
غیر کے سامنے کیونکر مین کہون یار کی بات

مفت دل لیلیا اور بات نہ پوچھی میری
ہمدمو کیا کہون اوس سوخ دل ازار کی بات

دلدہی جا ہو کر دیا مگر وہ ہر دم پھر
سن تو لو دلسے ذرا اپنے دل افگار کی بات

بھید کسطرح سے ظاہر کرے اوس کا بیگن
کوئی کہہ سکتا نہین یار کے اسرار کی بات

دلمین ہے میری الفت خیر البشر کی چوٹ
جیسے لگی خوش آتی ہے مجکو جگر کی چوٹ

اس ضرب عشق مین دیا ساقی نے ایسا جام
جس کے نشہ مین بھولی ہین ابد ہر اودہر کی چوٹ

شدت ہے اب تو صدمہ درد خمار کی
لا ساقیا شراب کہ سکین جگر کی چوٹ

بسمل کیطرح میرا تڑپتا ہے مرغ دل
کم تیر سے نہین تیری ترچھی نظر کی چوٹ

لقمان سے نہ جائیگی ہر گسک میری
ہے کارگر لگی مرے اُس فتنہ گر کی چوٹ

ہمتو مرے بیٹھے ہین وہ لیتا خبر نہین
دل توڑتے ہی عشق بت بیخبر کی چوٹ

بیگن کا رنج و درد الہی ہو دور سب
دل مین رہے غلامی حیدر کے گھر کی چوٹ

روٹھے ہو ایک بوسہ کیلئے مہ لقا عبث
ہوتے ہو باتو نہین ہمسے خفا عبث

بوسہ کی آرزو پہ کیا قتل ہمکو ہائے
اوس مدعی سے ہمنے کہا مدعا عبث

بے ننگ و نام ہمکو وہ کہتا ہے حیف ہے
اس عشق مین خراب ہوئے گھر لٹا عبث

باقی ہین تن مین یہ سگ جانان کیواسطے
کہاتا ہے ہڈیان تو میری ہما عبث

تقدیر ہے بُری نہین دلبر کا کچھہ قصور
بیفائدہ ہے اوس سے شکایت گلا عبث

جے مین ہے اب کہ خنجر کے سینہ نکال لون | اس دل نے ہمدم ہو مجھسے رسوا کیا عبث

بیگن بتون کے عشق مین گذری تمام عمر
ہوکر ضعیف بیٹھے ہو اب پارسا عبث

وہ ابر کرم عرش پہ پہونچا شب معراج | رحمت کا ہوا جوش نے دریا شب معراج
کیا شان تہی کیا حسن تہا محبوب خدا کا | پڑھتے تھے درود داد سپہ مسیحا شب معراج
دیکھا جو فرشتون نے جمال نبوی کو | اک شور کیا صل علے کا شب معراج
محبوب آلہی کی جو آمد کی ہوئی دہوم | فردوس کو رضوان نے سجایا شب معراج
سمجھا نکوئی عاشق و معشوق کا کچھہ بہید | کیا جانئے باتین ہوئین کیا کیا شب معراج
کرتا تہا فدا فرق مبارک پہ نبی کے | انجم کی گہر عقد ثریا شب معراج

کس دید پہ وشان سے واصل ہوا بیگن
اللہ سے اللہ کا پیارا شب معراج

مجھہ پہ ہے لطف خدا مین ہون نبی کا مداح | سید ہاشمی و مطلبی کا مدّاح
سیکھہ لے طوطی جنت لب و لہجہ میرا | مین ہون گفتار رسولِ عربی کا مدّاح
کس طرح دولت عرفان سے وہ محروم رہے | جو کہ ہو حیدر صفدر سے ولی کا مدّاح
پائیگا حضرت ایزد سے صد ہشت بہشت | چار یاران حبیب صمدی کا مداح
کس طرح مجکو نہو دولت کونین نصیب | کہین محروم رہا بہی ہے سخی کا مدّاح
ذات احمدؐ مین صفات احدی ہین موجود | پھر مین کس طرح سے ہون اور کسیکا مداح

اسکی بخشش کا قیامت کو وسیلہ ہے قوی
کیونکہ بیگن ہے حسینؓ ابن علیؑ کا مداح

ملا ہے دلربا ہمکو بہی کیا شوخ | وہ چنچل ہے کہ جسکی ہر ادا شوخ
خدا کے واسطے جلوہ دکھادے | بس اب پردہ ہٹا اے بیوفا شوخ

کسی صورت نہین قابو مین آتا — نہایت ہمارا دلربا شوخ
نہین ہے آنکھہ مین شوخی تو کیون ہے — نگاہ دلبر شیرین ادا شوخ
ہے کثرت مین بہی وحدت کا تماشا — جدہر دیکھو وہی ہے مہ لقا شوخ

ہمارا شوخ ہے ایسا کہ بیگن
ہزارون جسکی شوخی پر فدا شوخ

قبلہ ہے میری روح کا ابروی محمدؐ — دکھلادے مجھے میرے خدا روے محمدؐ
شیدا ہوا سو جان سے جسنے اونہین دیکھا — زیبا ہین بہت چہرہ پہ گیسوے محمدؐ
کلمہ کا ہے رہتا ہے جنہین ورد ہمیشہ — آتی ہے اونہین ہر جگہہ خوشبوی محمدؐ
جنت کی تمنا میرے دلکو نہین ہرگز — مسکن میرا ہو جاے خدا کوے محمدؐ

پڑہ صل علے دل سے محمدؐ پہ تو بیگن
اور اون پہ کہ جو سوتے ہین پہلوے محمدؐ

رہتی ہے میرے دل مین کسی دلربا کی یاد — ہردم مجھے ستاتی ہے اوس بیوفا کی یاد
بالخیر خاتمہ میرا ہووے گا ہمدمو — ہردم ہے دل مین حضرت خیر الورا کی یاد
حیرت میری فزون ہوئی آینہ دیکھکر — آئی مجھے کسیکے رخ پرصفا کی یاد
اے مومنو جو چاہو راہ مستقیم کو — ہر لحظہ رکھو دل مین شہ انبیا کی یاد
دل پر جو رہتا ہے رخ پرنور کا خیال — رہتی ہے رات بہر تیری زلف دوتا کی یاد
کھٹکا نہین ہے دل مین میرے روز حشر کا — رہتی ہے مجکو شافع روز جزا کی یاد

بہولا جو لاعمر دوروزہ پہ کس لیے
بیگن جو تجسے ہو سکے کرلے خدا کی یاد

وصف لب صنم سے ہوئی ہے زبان لذیذ — شیرینی سخن نے کیا ہے دہان لذیذ
حسن ملیح تہا دم بسمل نمک فشان — کیونکر نہون ہما کو میری استخوان لذیذ

لذت عجب ہے تلخی زہر فراق مین
کہاتا ہے روز شب غم دلبر جگر کا خون
وہ خضر ہین کہ جنکو ہے آب بقا پسند
توصیف لب مین کرتے ہین شیرین کلامیان

شربت ہے وصل یار کا ایسا کہان لذیذ
کیا اس غذا کو سمجہا ہے یہ مہمان لذیذ
مجکو شراب ناب ہے ایدوستان لذیذ
کسطرح سے نہوی ہمارا بیان لذیذ

بیگن کو ہے پسند ترے غم کا ذائقہ
ایسی تو کوئی شے نہین اے جان جان لذیذ

تم ہو محبوب خدا پیرون کے پیر
جلد اب میری رہائی کیجئے
سلطنت پیر مارتا ہے پشت پا
جان و دل اپنا کرون تمپر فدا

دستگیری کیجیو یا دستگیر
ہو گیا ہون دام دنیا مین اسیر
اے شہ دین آپ کے در کا فقیر
پاس میرے ہے یہی تحفہ حقیر

ہے شب فرقت مین بیگن بیقرار
خواب مین دکہلاے روے منیر

اے بیخبر لے اپنے گرفتار کی خبر
مدہوش جو کہ بادۂ وصل خدا سے ہین
ہستی سے بیخبر ہوے عشق پیکے تو
دیوانہ تیرا جانے کدہر کو نکل گیا
ملک عدم کی راہ بتادی کوئی مجہے

لے اے مسیح عاشق بیمار کی خبر
اون سے نہ پوچہہ لذت دیدار کی خبر
گر چاہتا ہے ایزد غفار کی خبر
ہمکو نہین ہے کچہہ دل بیمار کی خبر
لانی ضرور ہے کمر یار کی خبر

آیا ہے اوس کے ہجر مین بیگن کا لب پہ دم
پہنچادے اے صبا کسی دلدار کی خبر

چمن مین آئے جو وہ دلبر سراپا ناز
نظر عتاب کی ہو یا نگاہ لطف و عطا

تو منہ سے غنچون کے نکلی صدا کہ عمر دراز
رکہے ہے اپنے در یار پر جبین نیاز

سناؤن اپنے دل بیقرار کا کچھ حال
اگرچہ والہ و شیدا تیرا ہے ایک جہان
جفا ہے اوسکی طرف سے میرے طرف سے وفا
ضرور اپنی کسی شعلہ رو سے لو ہی لگی

لے جو خوبی تقدیر سے کوئی ہمراز
مگر ہے نام ہمارا ہے عاشق جانباز
اودہر سے غمزہ و ناز اور ادہر سے عجز و نیاز
برنگ شمع جو رہتا ہے دلکو سوز و گداز

ہمین یقین ہے کہ راتون کو ہم جو سنتے ہین
یہ بالضرور ہے بیگن کے آہ کی آواز

زلفین پڑی ہین چاہ زنخدان کے آس پاس
زلفین نہی ہین چہرہ جانان کے آس پاس
اپنی طرح سے خرچ نے دین مجکو گردشین
ہین خط کی بال گرد رخ یار دیکہہ لو
دل میرا اوسکی زلف کی بالون مین گہر گیا
زلف دوتا نہین ہے دلا گرد خط یار

ظلمات ہے یہ چشمہ حیوان کے آس پاس
سنبل اوگا ہے صحن گلستان کے آس پاس
پہرتا ہون رات دن درجانانکے آس پاس
انبوہ مور تخت سلیمان کے آس پاس
ہے کافرون کا زور مسلمان کے آس پاس
طغرا لکہا ہے یہ خط ریحان کے آس پاس

بیگن کو ڈہونڈہتے ہو تو مجہسے پتا سنو
ملجائیگا کہین وہ بیابان کے آس پاس

بے سبب مجہسے ہوا وہ بت ترسا ناخوش
اوس کے کوچہ مین تو جاتا ہون مگر ڈرہے یہی
ہمسے اوس کافر بدخو کو ہے اتنی نفرت
مثل گل شادی سے جامہ مین سمایا نہ رقیب

اور خطا پر بہی نہین غیر سے ہوتا ناخوش
سنکے فریاد نہو وہ بت رعنا ناخوش
سنکے ہوجاتا ہے وہ نام ہمارا ناخوش
مجہسے اوس غیرت گلشن کو جو دیکہا ناخوش

یار سے اپنے نہین مجکو گلہ اے بیگن
دلربا کیا نہین ہوتے کبہی بیجا ناخوش

دل میرا ہرگز نہوگا زلف پیچان سے خلاص
یہ وہ یوسف ہی نہوگا ایسے زندان سے خلاص

نکلے ہین دریای الفت کی کہین ڈوبے ہوے
کرکے دل کسطرح ہو جاہ زنخدان سے خلاص

ماہ تابان سے گہن کی تیرگی ہوتی ہے دور
پر مرے دلکو نہین ہے یاس و حرمان سے خلاص

عارض گلگون کی تیری یاد مین اے گل مجھے
کب ہوا ہے مثل بلبل شور و فغان سے خلاص

اسقدر رویا کہ سر سے گذرا آب چشم
جلد دے یارب مجھے گرداب ہجران سے خلاص

ہم نہین نکلین گے اوس گل کے گلے سے حشر تک
عندلیب زار کب چاہے گلستان سے خلاص

روح کو بیگم خلاصی دام تن سے ہو تو ہو
پر نہوئے درد عشق جان جانان سے خلاص

تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض
عاشق کو ہے فقط ترے دیدار سے غرض

جنت سے ہے غرض نہ مجھے نار سے غرض
روز جزا ہے احمد مختار سے غرض

بس دیکھتے ہین نور ترا گلرخون مین ہم
ہمکو نہین ہے عارض رخسار سے غرض

فرمایا تو نے روحون سے روز ازل الست
قالوا بلے کی ہے مجھے گفتار سے غرض

مشکل ہے کون سے کہ جو آسان نہوئیگی
نکلی ہے اپنی حیدر کرار سے غرض

محبوب خاص خالق کون و مکان ہین وہ
رکھتے ہین ہم تو سید ابرار سے غرض

نازان ہے اپنے زہد عبادت پہ ہر بشر
بیگم کو ہے فقط تری سرکار سے غرض

سوزش عشق کو کسطرح کرے انسان ضبط
آہ سے شعلۂ سوزان کا نہین امکان ضبط

بیخودی دیکھئے منصور انا الحق بولا
نہ ہوا ولولۂ پنہان ضبط

یہ ہمارا ہے کلیجہ ہے کہ وقت گریہ
دلمین کر جاتے ہین ہم جوشش صد طوفان ضبط

دلق کیا جامۂ ہستی کا نشان تک نہ رہا
ہو گیا عشق کی سرکار مین سب سامان ضبط

جگر اس آتش پنہان سے پھکا جاتا ہے
اب تو ہونی نہین یہ آہ شرر افشان ضبط

یاد دلدار مین دل کھول کے گریہ کرلے
نالۂ زار نہ ہو گا کبھی اے نادان ضبط

عشق کا اظہار کسی پر نہ کہلے اے بیگن
ضبط بہتر ہے اگرچہ نہین ہے آسان ضبط

ابروے خمدار ہے شمشیر بران الحفیظ
کاکل پیچیدہ ہے زنجیر زندان الحفیظ

وار سے تیغ نگہ کے دلکا بچنا ہے محال
چشم فتان الحفیظ اور نوک مژگان الحفیظ

عشق کی گرمی نے پہونکا ہے یہ جسم ناتوان
اوٹہتی ہے سینہ سے ہردم آہ سوزان الحفیظ

لوٹتے ہین کوچۂ قاتل مین صدہا بیگناہ
ہے بہت بیرحم وہ خونخوار دوران الحفیظ

گریۂ بیگن سے طوفان ہوتے ہین ہردم عیان
ابر باران ہے کہ ہے وہ چشم گریان الحفیظ

ہاتہہ مین تیغ لئے یار جو آیا محظوظ
قتل ہونے کو ہوا عاشق شیدا محظوظ

فرقت یار مین دل تنگ ہے غنچہ کی طرح
سیر گلزار سے کیا ہو دل شیدا محظوظ

ساقی مست پلاتا ہے مجہے ساغر مے
کون میخانہ دنیا مین ہے مجہہ سا محظوظ

شبکو رہتا ہے جو وہ ماہ منور بر مین
داغ کہاتے ہین مجہے دیکہکے اعدا محظوظ

مجہسے بگڑا ہے وہ بت غیر کے بہکانے سے
دیکہئے مین رہون محظوظ کہ اعدا محظوظ

تیری فرقت مین تڑپتا ہون مثال ماہی
مجکو دیدار سے کر اے بت ترسا محظوظ

ہر غم دنیا مین گرفتار ہے بیگن دن رات
دل ناشاد کو کر اے میرے مولا محظوظ

بخشوانا روز محشر یا شفیع
پیش حق کوئی نہین ہمسا شفیع

کچہہ نہین خطرہ گناہون کا مجہے
ہے محمد مصطفےٰ اپنا شفیع

سرور پیغمبران محبوب حق
امت عاصے نے کیا پایا شفیع

اوسکو کیا اندیشۂ روز جزا
احمد مختار ہو جسکا شفیع

لغزش آدم ہوئے بیگن معاف
پیش حق جب آپ کو لایا شفیع

قبر مین درکار ہے تجکو اگر روشن چراغ
نور عشق ایزدی کا دل مین کر روشن چراغ

روی انور سے ہے یون بے نور خورشید مبین
جسطرح خورشید سے وقت سحر روشن چراغ

مین فدائی روئی مابان نبی ہون دوستو
اسلیئے میرا ہے ہر داغ جگر روشن چراغ

مین وہ مجنون ہون کہ میری رہنمائی کے لئے
وادی ظلمت مین ہے داغ جگر روشن چراغ

دیکھیئے کر کے چراغ زندگی ٹھنڈا مرا
رکھتے آئے ہین وہ میری قبر پر روشن چراغ

آئینہ مین ڈالکر عکس رخ پر نور کو
کرتے ہین پانی مین اگر سیمبر روشن چراغ

گر فنا ہستی کو بیگن عشق مین پروانہ وار
وہ جلا دیتا ہے تن کو دیکھکر روشن چراغ

نہ ہوا یار آشنا صد حیف
نہ ملا دل کا مدعا صد حیف

غیر دم بھر نہ یار کو چھوڑے
ہر گھڑی مین رہون جدا صد حیف

غیر پر وہ نگاہ لطف و کرم
ہم پہ یہہ ظلم اور جفا صد حیف

ایک بوسہ کے مانگنے پر تم
ہوگئے اسقدر جفا صد حیف

کبھی لائے نہ تو ہمارے پاس
نکہت زلف اے صبا صد حیف

آپکا ظلم سب بجا ٹھرا
میری فریاد ناروا صد حیف

غم ہے کھاتا رہا سدا **بیگن**
نہوا وصل مصطفیٰ صد حیف

ہے دلکو میرے عارض مابان کا اشتیاق
بلبل کو جیسے ہوئے گلستان کا اشتیاق

زاہد تجھے ہے روضۂ رضوان کا اشتیاق
ہے دلکو میرے کوچۂ جانان کا اشتیاق

وحشت پھر آئیگی مجھے صحرا و دشت مین
ہے آبلون کو خار مغیلان کا اشتیاق

دیوانہ ہون نہین مجھے سیر چمن سے کام
ہے مجکو سیر دشت و بیابان کا اشتیاق

بلبل کیطرح اوس گل رنگین کی ہجر مین
دلکو نہین ہے سیر گلستان اشتیاق

سیب وہ ہے مجکو امید ہی نہین — رہتا ہے اُسکے سیب زنخدان کا اشتیاق

پہونچونگا کربلائے معلی مین ایک دن
بیگن ہے مجکو شاہ شہیدان کا اشتیاق

کرم کی کر نظر اے شاہ لولاک — ہمارے حال پر اے شاہ لولاک
مدینہ مین میرے زیر جبین ہو — تمہارا سنگ در اے شاہ لولاک
تمہاری زلف و رخ کا ہے تصور — مجھے شام و سحر اے شاہ لولاک
تمنا ہے در اقدس پہ جا کر — ملون یہ چشم تر اے شاہ لولاک
شب غم مین تڑپتا ہون دکھا دو — رخ رشک قمر اے شاہ لولاک
غم ہجران مین اپنے زندگانی — کرون کب تک بسر اے شاہ لولاک

تمہارا نام ورد جان بیگن
رہے آٹھون پہر اے شاہ لولاک

مصدر نور خدا ہے دل انسان بیشک — اس مین آتا ہے نظر جلوہ یزدان بیشک
باغ مین نالہ بلبل ہے اوسکی خاطر — گل بہی ہے اُسکے لئے چاک گریبان بیشک
خواہش وصل ہے تو دل مین لگا عشق کی آگ — پہونک دے ہستی موہوم کا سامان بیشک
خاک ساری سے جو آئینہ دل صاف کرے — نظر آئے اُسی عکس رخ جانان بیشک
دیکہیے دلبر کو ہاوے تو زلیخا کی طرح — اوسپہ ہو جا ذرا یوسف کنعان بیشک
حالت درد دل و سوز و جگر ہے جو یہی — مارا ڈالیگا ہمین صدمہ ہجران بیشک

حشر کے روز ترے ہاتھ مین ہوگا بیگن
حضرت احمد مختار کا دامان بیشک

سوز فراق نے ہے لگائی بدن مین آگ — مجکو یقین ہے کہ لگے پیرہن مین آگ
ہر شاخ مین ہے جلوہ شاخ نہال طور — بہڑکائی ہے یہہ آتش گل نے چمن مین آگ

ہنگام ضرب تیشہ سے جسکا ظہور تہا
شیرین کے غم کی تہی وہ دل کوہکن مین آگ

ہمسے ہو ضبط آہ شرربار کس طرح
اسنے تو پہونک دی جگر و جان و تن مین آگ

اوس شعلہ رو کے عارض رنگین کے عکس نے
چمکائی گوشوارۂ دُرِّ عدن مین آگ

اوس رشک مہر کے لب رنگین کو دیکہکر
غیرت سے لگ اوٹہی دل لعل یمن مین آگ

بیگن ہمارے نالۂ سوزان سے دیکہنا
ایک دن لگے گی سقف سپہر کہن مین آگ

نفس بد مجہ بیکس و ناچار سے کرتا ہے جنگ
یا نبی میری مدد مین اب نکیجے کچہہ درنگ

خوار و رسوا کوچہ و بازار مین ہم ہو گئے
تیری الفت مین صنم سب کہو دیا ناموس و ننگ

روز پہر آیا جنون ہونگی بیابان گردیان
توڑ دونگا زنجیر مجکو آئی وحشت کی ترنگ

دل ہنسا میرا اتہرے چہرہ پہ زلفین دیکہکر
اب رہائی کی نہین امید ہے قید فرنگ

رحم کیجے اب مدینہ مین بلا لیجے اوسے
ہجر مین بیگن ہوا ہے یا نبی جینے سے تنگ

رہتا ہے ہجر یار مین اب بیقرار دل
تڑپے ہے مثل برق تپان بار بار دل

نام خدا نہ چین ملا ایک دم مجہے
جب سے کسی صنم پہ ہوا ہے نثار دل

لائیگا کہینچ کر اوسے ایک روز دیکہنا
تڑپے گا جبکہ پہلو مین یہ بیقرار دل

مینے جو دلکو نذر کیا اوسنے یہ کہا
مین لیکے کیا کرون گا داغدار دل

اے شوخ دلربا تیرے تیز نگاہ سے
زخمی جگر ہے ریش ہے سینہ فگار دل

رہتی ہے بیکلی مجہے ہر لحظہ ہمدمو
جیسے کہ لیگیا ہے کوئی گلعذار دل

بیگن کے پاس ایک جو دل تہا فدا کیا
قربان تجہپہ کرتا جو ہوتے ہزار دل

دیکہو جاکر کہان پہنسا ہے دل
ہوگیا یار پر فدا ہے دل

محبوبہ کہلتا نہین خدا جانے
کس پری روپے مبتلا ہے دل

ڈہونڈہتا پہرتا ہے تو ای غافل
اپنا ہے آپ رہنما ہے دل

دل دکہاؤ نہ تم خدا کے لئے
اے بتو خانۂ خدا ہے دل

نہ رہے اس مین جب خودی کا نشان
بخدا حق سے کب جدا ہے دل

ایک دم بہی نہین قرار مجہے
جب سے وہ شوخ لے گیا ہے دل

کیا ہے انوار اس مین ہین بیگن
مظہر جلوۂ خدا ہے دل

ر[illegible]

وہ جفاکش ہین کہ ڈرتے ہین نہین آزار سے ہم
دل لگا بیٹہے ہین ایک شوخ جفاکار سے ہم

تو گیا گہر مین مجہے چہوڑ کے تنہا جب سے
سر ٹپکتے ہین ستمگر در و دیوار سے ہم

عمر گذری کہ غم ہجر مین دل ہے بیتاب
دیکہئے شاد ہون کب یار کے دیدار سے ہم

نیند آوے تو کبہی خواب مین دیکہین تجہکو
تنگ آئے ہین بہت دیدۂ بیدار سے ہم

قہر ہے دمبدم ابرو کا چڑہانا تیرا
اے ستمگار نہین ڈرتے ہین تلوار سے ہم

ہوئیگی یاد علی عنایت سے ہر ایک مشکل حل
آس رکہتے ہین یہی حیدر کرار سے ہم

ہے یہی اپنی شقاوت کا وسیلہ بیگن
عشق رکہتے ہین دلا احمد مختار سے ہم

کیسکی زلف کے ہین مبتلا ہم
نہ ہون کیونکر گرفتار بلا ہم

ہوئے نا آشنا سارے جہان سے
ہوئے ہین جب سے تیرے آشنا ہم

بت بیداد گر رحم ہم پر
اوٹہائین کب تلک جور و جفا ہم

خمیدہ تن ہوئے مثل مہ نو
جدائی مین تیرے اے مہ لقا ہم

نہین بیگن غرض دنیا و دین سے
فقط رکہتے ہین عشق مصطفے ہم

دل کہان جا پہنسا کہ چارہ نہین
حضرت دل کو بیقراری ہے ؛
اور جو کچھہ ہوا ہوا سو ہوا
اوسکے تیر نظر کے زخمون سے

اپنی وہان عقل کا گذارا نہین
کبہی اوسکا ہوا نظارہ نہین
اب تو یہان زیست کا سہارا نہین
کہین خالی جگر ہمارا نہین

مرگیا جسکے چاہ مین **بیگن**
اوس پہ پیرو کو آشکارا نہین ؛

خاندان چشت کے عقدہ کشا ہین فخر دین
کاشف اسرار مخفی واقف راز خدا
سرور آزادگان مقبول رب کبریا
عارفون کے مقتدا اور عاشقونکے پیشوا
جو غلام خاندان ہین اونکا کیا کہنا ہے واہ

میرے ہادی میرے مولا رہنما ہین فخر دین
رہنمائی عالم ملک بقا ہین فخر دین
اور یہ خوبی غلام مرتضیٰ ہین فخر دین
کیون نہو مقبول خاص کبریا ہین فخر دین
دردمندان کے لئے حاجت روا ہین فخر دین

بیگمان **بیگن** ہے عاجز اور نہایت خاکسار
پر نہین کچھہ خوف اوسکے پیشوا ہین فخر دین

جو وہ پردہ کے اندر سے کبہی باہر نکلتے ہین
سنا ہے عاشقونکے قتل کی تدبیر ہوتی ہے
تہ و بالا زمین اور آسمان ہوتا ہے ٹہوکر سے
کرون کیا وصل کی تدبیر غصہ کم نہین ہوتا
تمہارے ہجر مین دم ٹوٹتا ہے نبض ساقط ہے
نہ چپ تہے گو چڑہے تہے حضرت منصور سولی پر

ہماری لاش دیکہو بر ملا پاؤن سے ملتے ہین
نکہر کے عطر ملتے ہین نیا جوڑا بدلتے ہین
قیامت ہوتی ہے برپا جو وہ گہر سے نکلتے ہین
ہمارا ذکر آتا ہے تو وہ تیوری بدلتے ہین
کوئی کہدو مسیحا سے کہ ہم دنیا سے چلتے ہین
نشے یہ کب اوترتے ہین یہ کیفی کب سنبہلتے ہین

[redacted] سینون کا گلہ اور کیون شکایت کیجئے **بیگن**

بابو مالک این کتا	ب کاراقسم بنو پابو	روپچند	برادر مہتر سین وا	لد دوم بس سنگہہ

کبہی وہ روٹھہ جاتے ہین کبہی حد سے چہٹتے ہین

ہے تو غافل زندگانی چار رونکی ہے یہان
ایک دم بہولو نہ اوسکو یاد رکہو دمبدم
تمنے یہان پر گہر کیا ہے ہو گئے ہو مالدار
آتے تہے جسکام کو اوس کام سے غافل رہے
کوچ تو دنیا سے کرکے بس عدم کو جائیگا
دولت دنیا یہ کرتا ہے تو غرور

عیش و عشرت تو جوانی چار رونکی ہے یہان
اور سب قصہ کہانی چار رونکی ہے یہان
یہ فراخی شادمانی چار رونکی ہے یہان
ساری شوخی لن ترانی چار رونکی ہے یہان
عشرت دنیای فانی چار رون کی ہے یہان
اے برادر کامرانی چار رون کی ہے یہان

نعمت ایوان دنیا پر تو اے بیگن نہ بہول
بیخبر یہ مہمانی چار دن کی ہے یہان

مجتبےٰ تم ہو مصطفےٰ تم ہو
مین غلام آپکے غلامون کا
مجکو بتلائیے خدا کے راہ
تمکو مطلوب بخشش امت
برتری تمکو ہے رسولون پر
مٹگئی تم سے کفر کی ظلمت

مین بہلا کیا کہون کہ کیا تم ہو
دین و دنیا کے بادشاہ تم ہو
مین ہون گمراہ رہنما رہنما تم ہو
میرے مطلوب و مدعا تم ہو
یا نبی فخر انبیا تم ہو
مظہر نور کبریا تم ہو

رحم کی ہو نگاہ بیگن پر
یا نبی رحمت خدا تم ہو

سخت بے مہر و بے وفا ہے تو
گر خودی تجہسے دور ہو جائے
دل خود رفتہ راہ الفت مین
کیون بلا مین ہے اے دل مضطر

بانئے فتنۂ و جفا ہے تو
بخدا حق سے کب جدا ہے تو
میرا رہبر ہے رہنما ہے تو
کسکی الفت مین مبتلا ہے تو

کیون نہو چہرے رخ پہ داغ ترا ‌ ‌ ‌ زہرہ سیما ہے مہ لقا ہے تو
یار کے عشق مین فنا ہو جا ‌ ‌ ‌ موت بہتر ہے کہان بقا ہے تو

آبرو خوب پائی اے بیگن
اوسکی چوکہٹ پہ جبہ سا ہے تو

دیکہتا ہے دمبدم کیا آئینہ ‌ ‌ ‌ صاف کرلے اپنے دل کا آئینہ
ایک دم بہی ذکر سے غافل نرہ ‌ ‌ ‌ چاہے گر دل کا مصفا آئینہ
اے صنم بیوجہ حیرانی نہین ‌ ‌ ‌ ہے ترا محو تماشا آئینہ
وہ خود آرا از خود بین ہو گیا ‌ ‌ ‌ کاش پاس اوسکے نہوتا آئینہ

جلوہ گر ہے دل مین صورت یار کے
خوب بیگن نے بنایا آئینہ

کرون تعریف کیون کر مصطفے کی ‌ ‌ ‌ وہ نور پاک مین انسان خاکی
دکہاوے خواب مین اے بخت بیدار ‌ ‌ ‌ مجہے صورت حبیب کبریا کی
در حضرت کی خاک پاک مل جائے ‌ ‌ ‌ نہین مجہکو ہوس کچہہ کیمیا کی
لکہون مین نعت احمد مین جو اشعار ‌ ‌ ‌ تو ہر سو ہو صدا صلے علے کی

غنائے رحمت عالم لکہی ہے
ارے بیگن تجہے رحمت خدا کی

وہی کامل ہے جسکے دلمین ایمان محمدؐ ہے ‌ ‌ ‌ وہ بیشک جنتی ہے جو ثناخوان محمدؐ ہے
کیا خالق نے پیدا اور اونہون نے راہ بتلائے ‌ ‌ ‌ وہ افضال خدا ہے اور یہہ احسان محمدؐ ہے
نہ مطلق خوف دوزخ کا نہ جنت کی خوشی ہرگز ‌ ‌ ‌ اوسے کیا فکر ہے جو دل سے خواہان محمدؐ ہے
نہین کچہہ گرمی خورشید محشر کا مجہے کہٹکا ‌ ‌ ‌ نمونہ سایۂ رحمت کا دامان محمدؐ ہے
میرا دل ہٹ گیا دنیای فانی کی محبت سے ‌ ‌ ‌ میں بجان اے عزیزو دل سے قربان محمدؐ ہے

نچھوڑونگا نچھوڑونگا نچھوڑونگا نچھوڑونگا
وسیلہ اپنی بخشش کا تو دامان محمدؐ ہے

کیا ہے سرور کونین خالق نے اونہین بیگن
پڑہون صلے علی مین اونچہ کیا شان محمدؐ ہے

نشۂ عشق مین سرشار ہین کسلئے اوسکے
منتظر آنے کے ہر بار ہین کسلئے اوسکے

چارہ گر چارہ گری تیری نہ کام آئیگی
چشم بیمار کے بیمار ہین کسلئے اوسکے

کام دوزخ سے نہین اور نہین جنت سے غرض
ہان مگر طالب دیدار ہین کسلئے اوسکے

وہ تو پردہ مین ہے صورت نہین دکھلایا ہے
سینکڑون پھرتے ہین خریدار کسلئے اوسکے

کچھہ تڑپتے ہین سسکتے ہین کئی ہین بیہوش
سب یہ جانباز طلبگار ہین کسلئے اوسکے

مبتلا جرم مین ہم ہین تو تجھے کیا زاہد
ہم خطاوار گنہگار ہین کسلئے اوسکے

گو گنہگار ہین رحمت کا بھروسا کر کے
اب تو جاتے سر دربار ہین کسلئے اوسکے

قید مذہب سے چھوٹے گئے آزادے شیخ
دام الفت مین گرفتار ہین کسلئے اوسکے

اپنی قسمت کا گلہ کیجئے کس سے بیگن
دور از سایۂ دیوار ہین کسلئے اوسکے

ہمنے اوس کوچہ کے گدائے کے
آج قسمت نے کیا رسائے کے

اپنی صورت تلک نہ دکھلائی
اوس پریرو نے کج ادائے کے

جسنے اپنی خودی کو چھوڑ دیا
پھر گدائی سے پادشاہی کے

اک نگہ مین غلام کرتے ہو
اے بتو تمنے کیا خدائی کے

اوس پری رو کے دام کاکل سے
کوئی صورت نہین رہائے کے

تمنے مسجد مین زاہد و ہمنے
در جانان پہ جبہہ سائی کے

اپنے بیگانے ہوگئے دشمن
جب سے اوس بت سے آشنائی کے

دل نے چاہا کہ پہونچے وہان تک
ہای تقدیر نے برائے کے

کیا گلہ اونکا ہمکو ہے بیگن
اپنی قسمت نے نارسائی کی ہے

کیا یہ نیرنگی نبکے آیا ہے — آکے ہر رنگ مین سمایا ہے
کہین بلبل بنا کہین وہ گل — اوسنے جلوہ عجب دکہایا ہے
کہین منصور ہوکے بول اوٹہا — پہر اوسے دار پر چڑہایا ہے
کہین والی سلطنت وہ ہوا — کہین گہبر کا نشان بنایا ہے
کہین گل مین وہ کہل کہلا کے ہنسا — کہین بلبل مین چہچہایا ہے
کہین موجود جابجا دیکہا — کہین اوسکا پتا نہ پایا ہے
جو کہ بہولا ہے اپنی ہستی کو — بہید اوسکی سمجہ مین آیا ہے

جسنے جانان کو جانا ہے بیگن
اوسنے نام و نشان مٹایا ہے

ای صبا لیچل وہان تک اپنا کر ممنون مجہے — وہ بلاتے ہی ہین اپنے پاس تک دیکہون مجہے
ساقیا عیش دو عالم تجہپہ مین صدقے کرون — اپنی الفت کی پلادی بادۂ گلگون مجہے
جیسکے لائق جسکو دیکہا میرے خالق نے دیا — عارض گلگون تمہین اور دیدۂ تر خون مجہے
ہے رضا اپنی وہی جو کچہ رضا کے دوست ہے — شادی و غم ہے برابر ای دل محزون مجہے

دوست میرے ساتھ ہے مین دوست کی ہمراہ ہون
دیگی کیا آزار بیگن گردش گردون مجہے

جبسے اوس بت کی محبت مین گرفتار ہوئے — چہوڑ کر ملت دین صاحب زنار ہوئے
اپنے بیگانے سے کچہ کام ہمارا نہ رہا — عشق کے ہوتے ہی جو یار تہے اغیار ہوئے
کب کہا مشک ختن زلف کو تیرے مین نے — کیا خطا مجہسے ہوئی کسلئے بیزار ہوئے
زندگی بہر رہے مصروف گنہگاری مین — کسلئے آئے تہے یہان کچہ نہ خبردار ہوئے

جب سے اوس شوخ دل آزار کو دل ہمنے دیا
کیا مزے دشت نوردی نے ہمین دکھلائے
دل لگا کر کسی عیار جفا کار سے ہم
دین کا ہوش رہا اور رہا ایمان کی خبر

جان سے تنگ ہوئے جینے سے بیزار ہوئے
پاؤن مین آبلے اور آبلون مین خار ہوئے
کیسے رسوا ہوئے بدنام ہوئے خوار ہوئے
ہم مئے عشق مین کس مرتبہ سرشار ہوئے

خوب کیا تجکو رہا روز جزا کا بیگن
جب شفاعت کے لئے احمد مختار ہوئے

مین جسکے غم مین ہون صورت نہین دکہاتا ہے
تصور اوسکا ہوا جان کے لئی آفت
یہ کیا غضب کی نقاہت ہے ناتوانی ہے
خطا تو کچھہ نہین عادت ہوئی دل آزاری
مریض عشق ہون واقف نہین نبض سے طبیب
فغان ہے شور ہے سودا ہے آہ و نالہ ہے

وہ خواب مین بہی مجھے جہڑکیان بتاتا ہے
ہے پارہ پارہ جگر دل چلا ہی جاتا ہے
کہ ہر قدم پہ مجھے دوستو غش آتا ہے
بلا سبب وہ ستمگر ہمین ستاتا ہے
کہ میری نبض وہ دو دو پہر ملاتا ہے
غم مزے سے میری ہڈیان چباتا ہے

نہین امید وفا دلکو اوس سے اے بیگن
کبہی ستاتا ہے وہ اور کبہی رولاتا ہے

بہار آئی ہے ساقی مجھے شراب تو دی
پیالہ ہاتھ سے تیری چھلک چلے نہ کہین
عجب بہار پہ ہے تیری جیسی پوشاک
چمن مین سنبل پیچان کے بل نکل جائین

اگر شراب نہ دے منہہ سے کچھہ جواب تو دے
بھرا ہے جام ملکر دیر کچھہ شتاب تو دے
چھڑکنے اب مجھے ای گلبدن گلاب تو دے
میری پیار کے تو زلف پیچ و تاب تو دے

نکر حجاب اولٹ دے نقاب اے دلبر
رخ اپنا دیکھنے بیگن کو بے حجاب تو دے

ہمنے صدمہ نیا اوٹھایا ہے
دل پہ اک اور داغ کھایا ہے

رات دن سوزش جگر ہے مجھے
آتش عشق نے جلایا ہے مجھے

میرے پہلو سے اوٹھگیا ظالم
چار رقیبون سے دل لگایا ہے

بیقراری سے بیقراری ہے
اونے جو ہمسے موںہہ چھپایا ہے

رات کو نیند کیسی فرقت مین
حضرت عشق نے ستایا ہے

دل تڑپتا ہے ای کمان ابرو
تیر مژگان کا زخم کہایا ہے

کیون بہلا مرغ دل کو ای بیکل
زلف کے دام مین پہنسایا ہے

دلکی بیتابی نے کیا جلوہ دکہایا ہے مجھے
جو نہ آتا تہا نظر وہ نظر آیا ہے مجھے

ای فلک وصل مین کب تو نے ہنسایا مجھکو
ہجر کی شب مین جو پہرون ہی رولایا ہے مجھے

میری ساقی وہ مئی شوق پلائی تو نے
ایک ہی جام مین مستانہ بنایا ہے مجھے

آخری دور مین اک جام پلادے ساقی
گردش چرخ ستمگر نے ستایا ہے مجھے

موسم گل مین ہوا جوش جنون ای بیکل
دل بیتاب نے دیوانہ بنایا ہے مجھے

کام کچہہ ہمکو نہین مسجد و تبخانی سے
ساقیا فیض ہے ہمکو تری میخانے سے

کسکو درکار ہے ساقی گزک و نقل و کباب
سیری ہوتی ہی نہین لخت جگر کہانے سے

شیخ تو مجہہ سے عبث پوچہے ہی مذہب میرا
کام کچہہ مجکو نہین دیر و حرم جانے سے

راز جانان کا جو تہا جو بینے بتانا ہرگز
کہل گیا ہے میرے رہبر ترے بتلانے سے

جب خودی اپنی ہوئی گم تو خدا کو پایا
ہے حیات ابدی جیتے جی مرجانے سے

دور ہوگا نہ میرے دلسے کبہی عشق صنم
فائدہ کچہہ نہین ناصح تری سمجہانے سے

نہ تو صوفی ہون نہ کچہہ عابد و زاہد بیکل
ہے تعلق میرے دلکو کسی مستانے سے

کرون نہ اپنے ساقی کا کیا میان ہے مجہی پلایا جام ملا ملا کر
کہ نشہ نے جسکے مین کیا کہون جو نہ دیکہا تہا سو دکہایا

جو خودی سے اپنے جدا ہوا تو نصیب وصل خدا ہوا
دل و جان سے سر فدا ہوا جسے گم کیا اوسے پایا ہے

جو کہ جینے کا سے گذر گئے نہ مرینگے پہلے ہی مر گئے
بڑا کام اپنا وہ کر گئے دل و جان و تن کو جلایا ہے

رہا ہجر جبتک دور ہے ہوا وصل تو اپنے کو کہو رہے
کہوں اب مین کیا رنج عمر رہی تو یہہ بہید سب چہپایا ہے

جو کہ بیگن اپنا خیال تہا وہ اپنی خودی کا جال تہا
وہی سد راہ وصال تہا مجہے رہنما نے بتایا ہے

یا علی مشکلکشائی کیجئے
دام دنیا مین پہنسا ہون اب رہائی کیجئے

جسپہ جو مشکل پڑی وہ آپنے آسان کے
ای میرے مولا میرے دل کی صفائی کیجئے

مال و زر دنیا و دولت کی مجہے خواہش نہین
جس گہڑی حاجت پڑی حاجت روائی کیجئے

تمنے سلمان کو چہوڑا یادشت مین جا شیر سے
وقت رحلت کے ہماری رہنمائی کیجئے

قید دنیا مین پہنسا ہے اب ترا بیگن غلام
دستگیر دو جہان اسکی رہائی کیجئے

عشق کامل مزے دکہاتا ہے
دل میرا پیچ و تاب کہاتا ہے

اے جدائی تیری مین ہون قربان
ایک زمانہ سڑی بتاتا ہے

اے تصور تیرے نثار ہون مین
ہجر مین یار سے ملاتا ہے

اوس گلے کا پتا نہین ملتا
سارا دن مجہکو پہرتے جاتا ہے

رات گذری ہے بیقراری ہے
دن مصیبت مین مجہکو جاتا ہے

یاد اوس بت کی جبکہ آتی ہے
دل میرا ہوش بہول جاتا ہے

جاتے رہتے ہین ہوش بیگن کے
یار کا جب خیال آتا ہے

عشق اب مجہکو ستاتا ہے کہو کیا کیجے
دام مین اپنے پہنساتا ہے کہو کیا کیجے

جسکا یہہ حکم ہے اس عشق کو ظاہر نکرد
اب تو چہپ چہپ کے رولاتا ہے کہو کیا کیجے

مجھپہ جو گذری ہے میرا ہی جگر جانتا ہے
کچھہ کہا اب نہین جاتا ہے کہو کیا کیجے

نبض کو دیکھہ کے میری یہی کہتے ہین طبیب
نہین کچھہ عقل مین آتا ہے کہو کیا کیجے

بولنے کا نہین یہان کام ہے بیگمؔ تیرا
ورنہ اب جان سے جاتا ہے کہو کیا کیجے

ہر گھڑی فرقت جانان جو ستاتی ہے مجھے
کیا ہی بیتابی و بے چینی دکھاتی ہے مجھے

بیقراری کی یہ حالت ہے تیری فرقت مین
گاہ بٹھلاتی ہے اور گاہ اوٹھاتی ہے مجھے

ناصحا مجکو نصیحت تو عبث کرتا ہے
خوش ہون مرنے سے نہین زندگی بہاتی ہے مجھے

زاہدو دور ہی سے تمکو مین کرتا ہون سلام
ابتو کچھہ صحبت زندان ہی خوش آتی ہے مجھے

فرقت یار مین بیگمؔ کے ہوئی نیند حرام
ساری شب تارے ہی گنتے ہوئے جاتی ہے مجھے

طلب نہ سیم کی ہمکو رہے نہ زر کی رہی
طلب رہی تو فقط ایک سیمبر کی رہی

مثال مو ہوا گھٹکر میرا تن لاغر
مجھے جو یاد کسی شوخ کے کمر کی رہی

نکل کے دم میری آنکھون مین آ گیا قاتل
دوبارہ آرزو قاتل تیری نظر کی رہی

خیال زلف رخ یار مین یہہ محو ہوئے
خبر نہ شام کی ہمکو نہ کچھہ سحر کی رہی

کتان کی طرح ہوا چاک چاک دل بیگمؔ
جو شب کو یاد کسی غیرت قمر کی رہی

دل مین اک خال خال ٹھیرا ہے
جانے وہ کیا خیال ٹھیرا ہے

اوٹھ گیا جب سے تو میرے دلبر
دل مین رنج و ملال ٹھیرا ہے

اپنی جان پر شب فرقت
درد دل کا وبال ٹھیرا ہے

حاجت عرض مدعا کیا ہے
میرا صورت سوال ٹھیرا ہے

جسکی فرقت مین مرتا ہے بیگمؔ
اوسکا ملنا محال ٹھیرا ہے

پابند خم طرہ طرار کیا ہے
غیرت سے جو جاؤن تعجب نہین ہمدم
ہم جانتے ایسا تو لگاتے نہ کبھی دل
بے وجہہ نہین ہمسے یہہ انکار تمہارا

دل اپنا مصیبت مین گرفتار کیا ہے
اغیار سے اوس بت نے نیا پیار کیا ہے
رسوا ہمین اوسنے سر بازار کیا ہے
بے شبہہ رقیبون سے کچھہ اقرار کیا ہے

دشمن نکل آیا مرے پہلو ہی مین بیگن
اس دل نے مجھے جان سے بیزار کیا ہے

وہی ہے گل مجھے وہی سنگ وحشت و خار مین
ہزار رنگ کی صورت کوئی دکھائی تو کیا
وہ آئی بہی کہین تکلیف نزع سے ہو نجات
مین وہ ہون اور وہ مین ایک قالب اور اک جان

وہی خزان مجھے وہی موسم بہار مین ہے
میری نظر مین سمایا وہی ہزار مین ہے
یہہ ہزار میری جسکے انتظار مین ہے
بغل مین اوسکے ہون مین وہ میرے کنار مین ہے

بڑے بہلے سے کبے غرض نہین بیگن
ہمارا جسم ہے یہان جان کوئی یار مین ہے

مرتا ہون کسی بت پہ میرا کام یہی ہے
کل دیکھہ کے نالان مجھے وہ کوچہ مین اپنے
بے جام لئے عشق کہ پی لینے سے جسکے
الفت مین تیری راحت و آرام کو کھو کر

تم کفر جسے کہتے ہو اسلام یہی ہے
کہتا تہا میرا عاشق بدنام یہی ہے
بیہوشی سے گذر جاتی ہین وہ جام یہی ہے
ہم در پہ ترے بیٹھے ہین آرام یہی ہے

ہاں رخ و گیسو مین گذرتا ہے شب و روز
بیگن کا وظیفہ سحر و شام یہی ہے

کس نے بیمار کر دیا ہے مجھے
ناتوانی نے چلنے پہرنے سے
دیکے ساقی نے جام بادۂ ناب

وقف آزار کر دیا ہے مجھے
سخت ناچار کر دیا ہے مجھے
کیسا سرشار کر دیا ہے مجھے

بن کے جوش جنون نے اپنا رفیق — سب سے بیزار کر دیا ہے مجھے
اوس پری رو نے شکل دکہلا کر — محو دیدار کر دیا ہے مجھے
ہجر گلرو نے ناتوانی مین — صورت خار کر دیا ہے مجھے
غافل اور بیخبر تہا مین ہیگن — کس نے ہوشیار کر دیا ہے مجھے

یار کا اب انتظار دیکھیے کب تک رہے — دل یہ میرا بیقرار دیکھیے کب تک رہے
یار کے دل مین غبار دیکھیے کب تک رہے — اوسکا رقیبون سے پیار دیکھیے کب تک رہے
ساقی خوش چشم نے مجکو پلائی ہے مے — اوسکے نشہ کا خمار دیکھیے کب تک رہے
چال یہ چلتے ہین وہ دلکو مسلتے ہین وہ — حسن کے اونکی بہار دیکھیے کب تک رہے
ہجر مین رویا کیا عمر کو کہویا کیا — آنکہہ میری اشکبار دیکھیے کب تک رہے
کر گئے ہو مژگان کا وار ہو گیا ہے وار پار — دل مین کہٹکتا یہ خار دیکھیے کب تک رہے
حال ہے ہیگن کا زار جسم ہوا ہے نزار — راتون کو اختر شمار دیکھیے کب تک رہے

اوٹہہ گیا پہلو سے میرے یار ہے — زندگی سے دل بہت بیزار ہے
کچہہ سکہایا غیر نے کیا آپ کو — اب نہ الفت ہے نہ ہمسے پیار ہے
یار سے کیا خاک ہو ہمسے امید — پاس آنے سے اوسے انکار ہے
ناصحا اوٹہہ جا تو میرے پاس سے — یہ ترا اچہا نہین اصرار ہے
اے صبا کیا خاک ہو تیرا گذر — بند اونکا روزن دیوار ہے
آنکہہ سے دیکہا نہ کانون سے سنا — بانکا ترچہا جیا میرا یار ہے

قطعہ

نبض میری دیکہہ کے بولا طبیب — صاف یہ تو عشق کا بیمار ہے
اس مرض کی کچہہ دوا طب مین نہین — اور جو ہے تو شربت دیدار ہے

عشق آیا سب رفو چکر ہوئے
اب ملکوئی یار نہ غمخوار رہے

پردہ مین ہے سامنے آتا نہین
دیکھنا اوسکا بڑا دشوار ہے

خوف کیا محشر کا ہے بیگن بھلا
میرا والی حیدر کرار ہے

رباعیات

مرگئے چارہ ستمگر کی مین چارہ نہوا
چشم رحمت سے کبھی ہمکو اشارہ نہوا

ہمنے پہچانا ہے معبود کو اپنے بیگن
چاہا اوسکا ہوا اور چاہا ہمارا نہوا

مفلس کو علی چاہین تو نگر کردین
ہو تخت نشین خاک پہ بستر کردین

کیا ہے گنہگار ہو بیگن انسان
جنت مین اگر چاہین تو وہ گھر کردین

رات دن دم شمار کرتے ہین
اپنا وہ خوب کار کرتے ہین

جو کہ غافل ہوئے ذرا بیگن
عمر اپنی وہ خوار کرتے ہین

گھبرا مجھے بلا دن نے پڑتی نہین ہے کل
اس کشمکش مین روح بچائی کہین نکل

مشکل کے دور کرنیکو تمکو لگے نہ پل
تمنے ہزارون مشکلین حل کی ہین ہر محل

آخر کروگے آج کروگے کل
یا مرتضی علی مری مشکل کروگے حل

اس اپنی بیکسی کا مین کس سے کرون بیان
بڑھکر جہان مین سب سے تمہاری عز و شان

رہتا ہے روز و شب مجھے پس و ہیان
مشکل کشائی کیجیو اے شاہ دو جہان

آخر کروگے آج کروگے کل
یا مرتضی علی مری مشکل کروگے حل

تمنے خدا کی راہ مین سر کو کیا نثار
تم پیشوای دین ہو بصد عز و افتخار

مین ملتجی ہون آپسے یا شاہ ذوالفقار
فرمائے مدد میری از بہر کردگار

آخر کروگے آج کروگے حل

جسوقت روح جسم سے ہونے لگے روان
غافل رہون نہ یاد خدا سے مین ایک آن
مصروف ذکر حق ہو مرا دل مری زبان
امداد میری کیجیو اے فخر انس و جان

آخر کروگے آج کروگے کل

رکہین لحد مین جبکہ مجھے بعد انتقال
دہشت سے اونکی غیر نہو جای میرا حال
اور مجھسے اوسجگہہ ہون نکیرین کے سوال
اوسوقت کیجیو مدد اے شاہ باکمال

آخر کروگے آج کروگے کل

دنیا کے وسوسون مین رہتا ہون صبح و شام
بیطرح مرغ دل کے گلے مین پڑا ہے دام
ایسا پہنسا ہون نہین کہ بہولا خدا کا نام
ہے آپکا وسیلہ اور آپ سے ہے کام

آخر کروگے آج کروگے کل

بیر العلم مین جنون کو تمنے دیا پچہاڑ
در پر پڑا ہون آپکے مین سب کو چہوڑ چہاڑ
اور ایک حملہ مین در خیبر لیا اوکہاڑ
دل سے میرے اوٹھائے وسواس کا پہاڑ

آخر کروگے آج کروگے کل

محسن ہین آپ مجھپہ بہی احسان کیجئے
یا مرتضی علی مدد اس آن کیجئے
مجھکو نصیب دولت ایمان کیجئے
مشکل بہت ہی سخت ہے آسان کیجئے

آخر کروگے آج کروگے کل

دنیا کے شاہ دین کے سردار آپ ہین
حامی دین سید ابرار آپ ہین
شیر خدا و حیدر کرار آپ ہین
جو چاہئے سو کیجئے مختار آپ ہین

آخر کروگے آج کروگے کل

مسکین خطا سے اپنی پشیمان ہے یا علی
روز جزا کے خوف سے لرزان ہے یا علی
گردن جہکائے شرم سے گریان ہے یا علی
ہردم زبان حال سے گویان ہے یا علی

آخر کروگے آج کروگے کل

اول ظہور عشق نے پایا خدا کی شان | دلگیر | مرثیہ در زمین مدح قلم نہیے نہ آسمان

پہ پنج تن کے نور سے پیدا ہوا جہان
ای پنج تن نثار میری آپ پر ہو جان
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

آدم کو بعد آپکے حق نے دیا وجود
ہے آپکے طفیل ہے مخلوق کا شہود
اور نور روح نے تن خاکی مین کی نمود
بھیجے خدای آپ پہ یا پنج تن درود
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

دوزخ سے کب مجھے میری طاعت بچائیگی
مجکو تمہاری شفاعت بچائے گی
تقوی بچائیگا نہ عبادت بچائیگی
آقا ہو میرے آپکے خدمت بچائیگی
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

یا بوتراب حامی دین شیر کردگار
حضرت سے کے مہر لطف کا خواہان ہون باربار
دامن کو آپ کے مین نچھوڑونگا زینہار
تم بن میرا کوئی نہین اے شاہ نامدار
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

مین ہون مصیبتون مین گرفتار یا علی
فرط گناہ سے ہون گرانبار یا علی
تقصیروار اور خطاکار یا علی
عاصی ہون سخت تر ہون گنہگار یا علی
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

مین ہون غلام آپکا ای شیر ذوالجلال
بیکس ہون اپنے فیض سے کیجے مجھے نہال
فکر و ترددات سے از بس ہون خستہ حال
یہہ ہی ہے عرض آپسے اور ہے یہی سوال
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

مشکل کا مجھکو غم نہین مشکلکشا ہین آپ
حضرت سے کے زور بازو شیر خدا ہین آپ
شاہ و گدا کے خلق مین حاجت روا ہین آپ
مقبول و خاص بارگاہ کبریا ہین آپ
والی ہو دوجہان کے مدد کیجیے میری

دنیا کے اور دین کے سردار ہو تمہین
شیر خدا ہو صفدر و جرار ہو تمہین
درگاہ کردگار کے مختار ہو تمہین
مشکلکشا و حیدر کرار ہو تمہین

جسنے علی کے نام پہ دلکو کیا فدا
وہ جنتی ہوا کہ ہوا اوس سے خوش خدا
لب پر ہے اب تو میرے شب و روز یہ صدا
یا بوتراب آپکے در کا ہون مین گدا

والی ہو دو جہان کے مدد کیجئے میرے

دنیا مین آپ سبکے ہین مشکل کشا علی
دیجے مجھے بھی دل کا میرے مدعا علی
مکاریون سے نفس کے مضطر ہون یا علی
فریاد آپ سے ہے میری مرتضی علی

والی ہو دو جہان کے مدد کیجئے میرے

یارب رہی سدا میرے دلمین غم حسین
بے یاد آپکے میرے دلکو پڑی نہ چین
کرتا رہے میرا دل بیتاب شور و شین
بیگن کی التجا ہے یہ اے شاہ مشرقین

والی ہو دو جہان کے مدد کیجئے میری

اوس شاہ کربلا کے لئے شور و شین ہے
کوئی گھڑی نہ اسکے دل مضطر کو چین ہے
محبوب ذوالجلال کا وہ نور عین ہے
سبط نبی فاتح بدر و حنین ہے

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے
پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

امت کا اپنے نانا کے ہر دم تھا خیال
تا وقت ذبح لب پہ رہا شکر ذوالجلال
افراط تشنگی سے تھا گو آپ کو ملال
پانی کا دل مین اپنے نہ لائی کبھی خیال

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے
پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

بچہ تھا سو کرتا خدا کا وہ پیارا تھا
بیٹا تھا شیر حق کا نبی کا دلارا تھا
سچ پوچھئے تو عرش الہی کا تارا تھا
سردار تشنہ لب لب دریا ہمارا تھا

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے
پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

جبرئیل اونکو جہولے مین آکر جہولاتے تہے
پہلو مین اپنے پیار سے اونکو بٹہاتے تہے
آنکہون سے چوم کر قدم اونکے لگاتے تہے
خوش ہوتے تہے حسین اگر مسکراتے تہے

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

فرمان حق جو تہا وہی فرمودۂ رسولؐ
امت کو بخشواؤ تو دیدو ہمین یہ پہول
صادر ہوا یہ حکم الٰہی کہ اے بتول
فرمایا آپ نے کہ یہ مین نے کیا قبول

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

حضرت نے خوب حق امانت ادا کیا
نام خدای عزوجل دمبدم لیا
خوش ہوکے اپنا راہ الٰہی مین سر دیا
اوس تشنگی مین آب دم تیغ کا پیا

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

دلبند خاص شافع روز جزا کے تہے
زہرا کے لعل لخت جگر مرتضے کے تہے
نور نگاہ حضرت خیر الورا کے تہے
طالب ہر ایک حال مین حق کی رضا کے تہے

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

اکدن کوئی یہود سیہ کار بد لجام
غصہ مین تہرتہرا گئے سننے سی خاص و عام
کچہہ ناگوار آپ سے کرنے لگا کلام
فرمایا آپ نے بہ تحمیل کہ کیا ہے کام

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

جسوقت عرض حال وہ سب اپنا کر چکا
حضرت کے حسن خلق کی کرنے لگا ثنا
حاجت جو خاص اوسکی تہی وہ ہوگئی روا
خوش ہوکے صدق دل سے مسلمان ہوگیا

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

پہر یون کہا کہ آپ جہان کے ہین بادشاہ
مین ہون گناہگار و خطاکار رو سیاہ
تقصیر کا ہین اپنے ہون حضرت سی عذر خواہ
میری خطا معاف ہو ای شاہ دین پناہ

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

شبیر کا جہان مین ہمسر نہین کوئی
صابر زمین پہ اونکی برابر نہین کوئی
مختار کار خانہ داور نہین کوئی
اور آپ سا شجاع دلاور نہین کوئی

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

مین تو وسیلہ رکھتا ہون حیدر کی ذات کا
عاشق ہون مین حسین دلاور کی ذات کا
اور ہون غلام خاص پیغمبر کے ذات کا
خادم ہون اپنے ہادی و رہبر کی ذات کا

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

بیگن کی آرزو جو یہی حضرت نصیب ہو
خواہش یہی ہے آپکی خدمت نصیب ہو
حضرت کی خاص مجکو زیارت نصیب ہو
مین ہون غلام مجھکو محبت نصیب ہو

ساقی سلسبیل شہ مشرقین ہے

مسدس

کون ہے وہ کہ ہوا عشق مین بدنام نہین
کام کوئی ہمین جز یاد دلارام نہین
ہم ہے رسوا نہین شیدا نہین ناکام نہین
فکر ناقوش و اذان سحر و شام نہین

دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین
گلۂ کفر نہین شکوۂ اسلام نہین

دمدغۂ حشر کا دل کو ہے کسی کے ہر دم
کوئی ہے شائق شوق حرم و بت صنم
ہے کسی شخص کو تحصیل زر و مال کا غم
للہ الحمد کہ اوس فکر سے آزاد ہین ہم

دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین
گلۂ کفر نہین شکوۂ اسلام نہین

کوئی ہے آتش دوزخ کی طرف سے لرزان
بدری ناتہہ کی درشن کا کوئی ہے خواہان
کوئی ہے خلد کی امید مین شادان فرحان
کوئی ہے شوق زیارت مین سوئے کعبہ روان

دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

ہم سوا یار کے اغیار کو کب مانتے ہین
ذہن مین اپنی عبادت بہی گردانتے ہین
کفر و اسلام ہے کیا چیز نہین جانتے ہین
سبکو بہولے ہین مگر یار کو پہچانتے ہین
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

حضرت عشق سے ہم پہلے خبردار نہ تہے
ایسے بدنام سر کوچہ و بازار نہ تہے
کچہہ خبردار تہے پر طالب دیدار نہ تہے
رند مشرب تہے مگر مست قدح خوار نہ تہے
دوستو دیر و حرم سے کچہہ کام نہین

نہ رہا غیر و بیگانہ سے سروکار ہمین
وصل دلبر کے سوا کچہہ نہین درکار ہمین
صرف اوس یار کی ہے خواہش دیدار ہمین
کوئی مومن کہو یا صاحب زنار ہمین
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

نہین جامۂ زیبا کے بنانے کا شوق
نہ ہمین ذائقہ پینے کا نہ کہانے کا شوق
نہ ہمین جسم پہ ہے خاک لگانیکا شوق
نہ ہمین مسجد و تبخانے مین جانیکا شوق
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

کتنے جوگی ہوئے اور کان چہیدے تو کیا
بنگئے جگت گرو اور شیخ کہائی تو کیا
گوندہ لی سر پہ جٹا اور بال بڑہائی تو کیا
راہی کعبہ ہوئے اور دوارکا دہائی تو کیا
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

تو سنی ہے نہ شیعہ ہے ہمارا مذہب
مذہب عشق سے بہتر نہین اصلا مذہب
کیسی پابندی و تقلید کہان کا مذہب
ہم ہین وہ رند جنہین کہتے ہین سب لا مذہب
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

عشق دلدار مین بیباک ہوئے پاک ہوئے
بحر اخلاص کے تیراک ہوئے پاک ہوئے
خنجر عشق سے دل چاک ہوئے پاک ہوئے
گذرے ہستی سے تو ہم خاک ہوئے پاک ہوئے
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین

ہمنے اس عشق کے باعث ہے لٹایا گھربار ترک دنیا کو کیا چھوڑدی یار و دیار
نہ کسی سے ہے تعلق نہ کسی سے سروکار دل مین باقی ہے تو ہے خواہش وصل دلدار
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

کوئی ہندو کہو یا کوئی مسلمان ہمین کوئی حیوان کہو یا کوئی انسان ہمین
جسکے طالب ہین اوسیکا ہی فقط دہیان ہمین اتبو خوش آتا ہے صحرا و بیابان ہمین
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

جب سے ہم دام محبت مین گرفتار ہوئے سخت رسوا ہوئے بدنام ہوئے خوار ہوئے
یار کو آنکھہ سے دیکھا تو گنہگار ہوئے دین و دنیا سے گئے عشق سے لاچار ہوئے
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

نہ تو ہم شیخ نہ کچھہ شیخ کے ملنے والے مثل زاہد ہین نہ ہو حق کے لب پرنالے
عشق نے ہمپہ عجب طرح کے پہندے ڈالے اتبو ہم رند ہین اور رند ہی ہین متوالے
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

عشق آیا تو ہمین محرم اسرار کیا بہول ہمنے کبھی نام دوئی کا نہ لیا
مئی مدہوشی کا ایک جام ہمین بہر کے دیا ہم خودی بہول گئے جبکہ پیالہ وہ پیا
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

آتش عشق سے جلنے لگا جب سے سینہ ہمکو خوش آنے لگا روز کا مرنا جینا
واقعی تشنگی ہے خون جگر کا پینا بیخودی مین نہ محبت نہ کسی سے کینا
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

ہمتو اس عشق مین دیوانے بنے پہرتے ہین طفل ہاتون مین ڈہیر سنگ لئے پہرتے ہین
گوکہ طاقت نہین پہر نیکی ولی پہرتے ہین ایک عالم سے جدا دلکو کئے پہرتے ہین
دوستو دیر و حرم سے ہمین کچھہ کام نہین

عالم الغیب خداوند جہان ہے بیگن
اوسکی توصیف مین بیکار لسان ہے بیگن

بس وہی واقف اسرار بیان ہے بیگن
جب سے عاشق ہوئے یہہ ورد زبان ہے بیگن

دوستو دیر و حرم سے ہمین کچہہ کام نہین
گلہ کفر نہین شکوۂ اسلام نہین

مسدس

اونچی دوکان بیٹہے کرنے دوکانداری
ہر ایک جنس لائے ہر ملک سے بیوپاری

بکتے کسی جگہہ مین پان اور کہین سپاری
گوٹہ زری دوشالے مقیش اور کناری

چلو دیکہو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری
کیا خوب رنگ جی کا اوچہب ہوا ہے بہاری

جلسہ کیا عجائب اور فوج کو سجایا
توپون پے جبکہ آئے مہتاب کو دیکہایا

باجے طرح طرح کے طنبور کو بجایا
سو تا سو اوٹہہ بیٹہا بیٹہا وہ اوٹہہ کہڑا ہوا یا

چلو دیکہو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری
کیا خوب رنگ جی کا اوچہب ہوا ہے بہاری

جب دیکہتے تماشا خلقت وہان بہی آئی
بہٹیاری دال روٹی مشکل سے بہی پکاتی

دو پیسے کی مٹہائی ڈہونڈی نہین بہی پائے
دو پیسے کو بہی کلجا پیسے کو ہے جباتی

چلو دیکہو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

ہر ایک در پہ پردے بانات کے پڑی ہین
نوکر بہی روشنی کو سب مستعد کہڑی ہین

فانوس جہاڑ شیشے دیوارون پر چڑہی ہین
اور اپنے کام کے وہ ہشیار بہی بڑے ہین

چلو دیکہو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

اوس ٹہہ کی ہے جو سو بہا جیسے کہی بجادے
ہمنام جگ جسے وہ سیوک جمایا کو لٹادے

بلکنٹہہ ہو رہا ہے جسکی سمجہہ مین آوے
جسکا پریم ایسا اپنی ادا دکہاتے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

مندر سے نکلے ٹہاکر جب باغ کو پدہارے
فوارے ہر روش پر چھٹنے لگے ہزارے
جاری تہے سب ہزارے تہے اُکے سارے
پر غور کرکے دیکھا تو رنگ نیارے نیارے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

گھوڑے کھنچے تہے کوتل سازونمین ڈگ رہے تہے
ایسے سجے تہے جیسے جگنو دمک رہے تہے
ٹپے پڑے سنہرے زیور چمک رہے تہے
پاؤنمین اونکے جہانجہن جہن جہن جھنک رہے تہے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

توپین تہین آگے آگے اور پیچہے باجے والے
اور جسکے پیچہے پلٹن گھوڑونکی باگ ڈالے
اور بعد اوسکے عَلَم بردار بہالے والے
جو فوج کے تہے افسر جاتے تہے وہ سنبہالے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

بالون کے چہوٹنے مین سو لطف آرہے تہے
گھنگرو اور ٹوٹے میدان ہلا رہے تہے
سب فیلبان روکے فیلون کو جا رہے تہے
اونٹونکے ساربان بہی باگین دبا رہے تہے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

گھوڑونپہ پیچہے رتہہ کے تہے شہسوار چلتے
اور آگے آگے رتہہ کے تہے چوبدار چلتے
پر خاص دار اپنے دکہلا بہار چلتے
ان سب سے آگے ناقہ باندہے قطار چلتے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

چوبی ستون سڑک کے ہر دو طرف جمائی
آلات روشنی کے اون سب پہ تہے چڑہائے
سقون نے ہر جگہہ پر چہڑکاؤ کر دکہائے
حلوا فروش بیٹھے تہے خوانچے سجائے

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

تیاری ہر طرح کی کرکے رتہہ نکالا
بیٹھے تہے اوسمین ٹہاکر پہنے تہے پہول مالا
سب میلون سے یہہ بڑہکے میلہ ہوا نرالا
جنگل مین ہے وہ منگل جیسے کہلا ہو لالا

چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

ٹھاکر گلے مین پہنے موتی کے ہار نکلے
اور آگے آگے اونکے چھٹتے انار نکلے
کس دہوم سے اوٹھاکر اونکو کہار نکلے
اوس شب کو روشنی کے جوبن ہزار نکلے
چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری

کیا رنگ رنگ جی نے سنسار کو دکھایا
ہر شخص دیکھنے کو اپنے وطن سے آیا
قدرت کا اک تماشا سبکے نظر مین آیا
بیگن نے یہہ مسدس فرمائشی بنایا
چلو دیکھو بندرابن مین مندر کی ہے تیاری
کیا خوب رنگ جی کا اوچہب ہوا ہے بہاری

مسدس

اوس نند جسودہا کے شست پر ہوئے دوانے
برہا کی آگ تنمین جلنے لگی جوانے
نا بہوک ہے ہمکو نان ہے نہ پانی
اس اپنے درد دکھہ کی کس سے کہین کہانی
کیا آئی اونکے دل مین کبجا کرے پٹرانی
موہن نے ہمکو چہوڑا سوتن کی سیکہہ مانی

ہر نے برج چہوڑا اور دوار کا پدہارے
دن ہاے درد دکھہ کے مشکل سے ہین گذارے
چین اب نہین ہے دم بہر جی جانکو ہمارے
وہ برج کے تھے مالک اور نند کے دولارے
کیا آئی اونکے دل مین کبجا کرے پٹرانی
موہن نے ہمکو چہوڑا سوتن کی سیکہہ مانی

سب گوپیون نے آکر اپنا بیان کینا
اودہو جی اوسے کہیو مشکل ہے اونکا جینا
دم ہے لبون پہ باتون مین آجاتا ہے
اور یہہ بہی کہیو اون سے اک اک نے جوگ لینا
کیا آئی اون کے دل مین کبجا کرے پٹرانی
موہن نے ہمکو چہوڑا سوتن کی سیکہہ مانی

چہوڑینگے برج ہم بہی اور دوارکا بسلوین
جوگن کا بہیس کرکے گہر گہر الکہہ جگاوین
اوڑہینگے مرگ چہالا اور بہیم کو رماوین
شاید اسی سبب سے ہم اپنے ہر کو پاوین

کیا آئی اونکے دلمین کیجا کرے ہٹ رانی

اودہو جی ہر سے کہیو جوگو پکا تمہاری
لیتی ہے پہار کفنی اپنے گلے مین ڈالی
اب تم بغیر بن بن پہرتی ہین ماری ماری
اور ہاتہہ لیکے مالا اب توڑی سنبہالی

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی

اودہو نے جاکے کہولا گوپن کا حال سارا
کوئی کہے ہے مجکو اوسکی بتہا نے مارا
ہمنے جو جاکے دیکہا اک بہیان ہے تمہارا
اودہو جی اونکو لاؤ یہہ کام ہے تمہارا

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی

اب گئی گوپی اونمین نہان جی کو کہو رہے ہین
بیہوش ایسے جیسے بکہہ کہاکے ہو رہے ہین
اور آپکے ہجر مین مردہ سے ہو رہے ہین
اور وہ تمہاری غم مین جگتے ہی سو رہے ہین

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی

سب گوپیون نے اپنے من مین یہی بچاری
چہوڑینگے برج ہم بہی دوارکا تیاری
سر دہر ہم گرینگے بر کہہ بہان کی دولاری
سب مل پکڑکے لاوین وہ سوت ہے ہمارے

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی

پاتی ہماری لیکے متہرا کو اودہو جاؤ
تم چہوڑ دیا مین پہلی جی جوگ مین لگاؤ
گوپن کو ڈہنگ بلاکے سبکو یہی سناؤ
انکہون کو بند کرکے اپنے مین ہر کو پاؤ

کیا آئی اونکے دلمین کیجا کرے ہٹ رانی

جب بہیجے ہوئے ہر کے متہرا مین اودہو آئے
دہن دہن ہماری قسمت درشن تمہارے پائے
سب گوپیون نے ملکے اودہو گلے لگائی
جو کچہہ لکہے بچن تہے گوپین کو پڑہ سنائے

کیا آئی اونکے دلمین کیجا کرے ہٹ رانی

اودھو جی ہمنے جانا تم دوار کا سے آئے
موہن کٹھور کپٹی وہان جاکے ایسے چھائے
ہر کسطرح ہین کہدو باتی وہان سے لائے
رہتے تھے پاس ہمدم اب ہوگئے پرائے

کیا آئی اونکے دل مین کبجا کرے پٹ رانی

مارا پریم پہندا ایسا کسی گلے مین ڈاری
مشکل سے دن کٹے ہے ہوتی ہے رات بھاری
کہوئی ہے لاج کل کی اب یاد ہے تمہاری
موہن کٹھور کپٹی کیا پیر ہے ہماری

کیا آئی اونکے دل مین کبجا کرے پٹ رانی

لکھہ لکھہ وہ جوگ ہمکو بہیجا کیا کرے ہین
اپنی غرض کی خاطر ایسا کیا کرے ہین
برسون وہ سنگ ہمارے کھیلا کرے ہین
ہم کیا کہین کہ موہن کیا کیا کیا کرے ہین

کیا آئی اونکے دلمین کبجا کرے پٹ رانی

دن رات ہمسے موہن اٹھکھیلیان تھے کرتے
ماکھن چرا کے کھاتے اور دودھ کو بھگرتے
کیسی گھڑی کہ پل بھر ہمسے نہ وہ بچھڑتے
جھٹتے تھے ہاتھ کھا کے اور پاؤن بھی تھے پڑتے

کیا آئی اونکے دلمین کبجا کرے پٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

جب باندھتی جسودا ہم جاکے بھی چھوڑاتے
اودھم بہت وہ کرتے اور دھوم بھی مچاتے
احسان کچھہ نمانا پننے سے ہم بچاتے
ہم نندجی کو جاکر کچھہ بھی نہ تھے سُناتے

کیا آئی اونکے دل مین کبجا کرے پٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

جبسے جُدا ہوئے ہین ہمسے پران پیارے
بس کہاکے مر رہینگے ہم نندجی کے دوارے
کیا پوچھتے ہو اودھو احوال کو ہمارے
نہین چلکے بھسم ہونگے جا گومتی کنارے

کیا آئی اونکے دلمین کبجا کرے پٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

سیجون کا گیا ہے سونا اب بوریا بچھایا
بیٹھے ہے جسکے غم مین وہ اب تلک نہ آیا
چھوڑا ہے بس ہو کن تن خاک مین رمایا
دل تہا ہمارے بس مین اب ہو گیا پرایا

کیا آئی اونکے دلمین کیجا کرے ہٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

کہوئے ہے لاج گل کی گھربار تج دیا ہے
کہویا سروپ ہنے اور جوگ اب لیا ہے
غفلت کا جام بہر بہر اور جیا نکر پیا ہے
اودہو جی ہمسے ہرنے ہے یہ کیا کیا ہے

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

بہید اونکا خاص ہنگین جو تہا وہ کسنی پایا
ہو جود کیا نہ تہے وہ اودہو کو جو بہایا
یہہ تہا کہیل اونکا جادووار کا بسایا
گوپن کے مکت کارن اس روپکو دکہایا

کیا آئی اونکے دل مین کیجا کرے ہٹ رانی
موہن نے ہمکو چھوڑا سوتن کی سیکھہ مانی

تمت بالخیر

صبح آسمان سخن کی بیاض - یعنی تقریظ چکیدہ قلم غرابت رقم
جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب متخلص بہ ریاض

سبحان اللہ تعالے و تقدس جناب مخدومی و مکرمی حضرت سیہدار خانصاحب مدظلہ العالی متخلص ہنگین کا یہ کلام کیسا درد خیز معرفت انگیز ہے - بجا ہے ظاہر کے شاعر کیا جانین کبھی ایسی لپٹ جو کہائی ہو تو مانین - لطف یہہ ہے کہ خانصاحب کو باعتبار ظاہر کسی سے فن شاعری مین آمیزش ہے

نہ شعر ہے - لیکن کلام لطافت نظام سب گنوں پورا ہے - اللہ اللہ کیا کہنا ہے کیون نہو یہ جناب فیض مآب حضرت دل آگاہ عارف معارف دستگاہ شاہ محمد قاسم صاحب جو آپکے مرشد ہین اونکا پرتوا ہے - وہ بزرگ اہل حال ہین - خانصاحب بہی بڑے باکمال ہین حضور - کلام وہی ہے جو معرفت سے خالی نہو - ممکن ہے جو کوئی سُنے اُسپر کیفیت وجدانی حالی نہو - قلبی کیفیت جو شخص تکیف ومنسوب ہوتا ہے اُسکو حاصل ہے جو عاشق اللہ ہے وہی شاید مقصود سے واصل ہے چنانچہ تاریخ بہی اسکی زیب صفحۂ قرطاس ہے - خیال کرے گا وہ مرد جو سخن شناس ہے -

قطعہ

بیگن یہہ چھپا ہے جو دیوان دردخیز	اہل مذاق اسکی حقیقت کے ہین گواہ
بولا سروش غیب کہ تاریخ سال طبع	کہدو ریاض خوب ہے نظم فرید واہ ۱۲۹۷ ہجری

تقریظ از ضامن علی فصیح خلف سید وزیر علی ساکن علیگڈھ

الحمد للہ والمنت کہ اندنون کرامت نشان من تصنیف شاعر نادر بیان حضرت **سپہدار خان** بیگن متوطن علیگڈھ کہ اہل دل صوفی کامل ہین منطبع ہوا حقیقت مین یہہ دیوان مخزن معرفت اور معدن وحدت ہے ہر لفظ مذاق سے لبریز ہر مصرعہ نغمۂ توحید سے انگیز ہے - صوفیون کے واسطے مایۂ صفا اہل نظر کے لئے سرمۂ بصیر افزا ہے - اگرچہ مصنف اس کے محض امّی ہین - مگر طبعیت اونکی گنجینہ شعر وشاعری ہے خداوند اکلام مصنف کو برکت عطا فرمائین -

قطعہ تاریخ من تصنیف محمد عبد الصمد کلیم ساکن علی گڈہ

ہے حضرت بیگن کی طبیعت رنگین	پہر طبع سے پائے کیون نہ یہہ دیوان زیب
فکر تاریخ کیا ہے لکہہ جلد کلیم	زیبا مطبوع نسخہ ہے عرفان زیب ۱۲۹۷ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف سید ضامن علی ذبیح ساکن علی گڈہ شاگرد کلیم

بحمد اللہ عجب دیوان ہے تصنیف بیگن ہے	کہ راز عشق و سر باطن لاشک دریں ہے
جو فکر سال کی میں نے تو بولا ہاتف غیبی	ذبیح اسکی یہی تاریخ لکہو سر غیبی ہے ۱۲۹۷ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف مولاداد خان خلف مصنف دیوان شاگرد کلیم

کیا ہے دیوان ہے فکر والد سے	کر وہ ہین باکمال صاحب ہوش
پوچہی تاریخ میں نے جب مولا	بولا فیض ازل کا چشمہ سروش ۱۲۹۷

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان بیگن مصنفہ جناب سپہدار خانصاحب
در مطبع جوہر ہند دہلی محلہ پیپل مہادیو اندرون
چہتہ صوفی جی باہتمام جی نراین
کالیتہہ سری بالیست کہرے
کے چلیہ طبع کا
پایا